کر دیئے جائیں کہ لوگ اللہ کی زندہ کتاب کی زندہ تعلیم سے اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔

---

ہاں میں اس سے بے خبر نہیں ہوں کہ آج دنیا، خصوصًا ہندوستان میں مسلمانوں کی بھی تبلیغی انجمنیں ہیں، مذہبی ادارے ہیں مبلغین کے دورے بھی ہوتے ہیں۔ کتابیں بھی لکھی جاتی ہیں رسائل اور اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں لیکن باستثنائے چند عمومًا یہ قوت خود اپنوں کے مقابلہ میں خرچ کی جاتی ہے یعنی غیر مسلموں کو مسلم بنانے کے بجائے خود مسلمانوں کی تکفیر و تفسیق، تکذیب و تفریق پر زور دیا جاتا ہے۔ اگر کبھی کسی غیر مسلم کو خطاب بھی کیا گیا تو اس مجادلانہ و مناظرانہ انداز میں جو بجائے مفید ہونے کے اور زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے۔ بیرونی طاقتوں اور ماحول سے متاثر اور مرعوب ہو کر اسلام کے صاف اور روشن عقائد و اصول کی نت نئی تعبیریں بیان کر کے خود مسلمانوں کو الجھاؤ میں ڈال دیا گیا ہے۔ آج ہندوستان کے "علماء" ہی نہیں بلکہ وہ بھی جو عربیت کا ایک حرف نہ جاننے کے باوجود قرآن کے "ماہر" ہیں اپنی اپنی ٹولیاں الگ کئے ہوئے، مسلمانوں کو بری طرح پامال کر رہے ہیں اور ان کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر انھیں نہایت خطرناک ہلاکت کی طرف لیجا رہے ہیں۔

---

الغرض ان افسوسناک حالات میں جبکہ مسلمان اس غریب اور بے کس مریض کی طرح ہوں جو کبھی اسے دن بدن ہلاکت سے قریب کرتی جا رہی ہوں، ایک ایسے ہمدرد طبیب کا محتاج ہے جو نہ صرف اپنی فیس ہی معاف کر دے بلکہ دوائیں بھی مناسب حال تجویز کر کے خود اپنے ہاتھوں ہی اسے پلاتا رہے اور اس کی عیادت و خدمت میں کسی شکریہ و معاوضہ کی امید رکھے بغیر خاموشی کے ساتھ اس طرح منہمک رہے کہ مرض زائل ہوتا جائے اور قوت بڑھتی رہے تا آنکہ کچھ دنوں کے بعد وہ تندرست و توانا ہو کر نہ صرف خود ہی زندہ ہو جائے بلکہ دوسروں کی زندگی کا بھی باعث بن جائے ع کہ ہم نے انقلابِ چرخ گرداں یوں بھی دیکھا ہے۔

---

وہ طبیب خاص اور ماہر امراض معالج اور آپ کا ہمدرد خادم "محدث" ہے جو پانچ سال سے اپنی ایک خاص روش پر نہایت استقلال کے ساتھ آپ کی خاموش خدمتیں انجام دے رہا ہے۔ اس نے اصلاح و تعمیر کے لئے مجادلانہ و معاندانہ طریق چھوڑ کر دوستانہ و روادارانہ رویہ اپنی پیدائش کے دن سے اختیار کیا تھا اور اللہ کا شکر ہے کہ وہ ابتک اسی پر قائم ہے۔ اس نے بڑے بڑے علمی اور دقیق مسائل کی موشگافیوں کو اپنا مطمع نظر نہیں بنایا کہ اس کے خیال میں اعلیٰ طبقے کے لوگوں کی عقل و دانش کو چیلنج کرنے سے کہیں زیادہ ان عوام کی اصلاح و تربیت کی ضرورت ہے جن کی ہندوستان میں اکثریت ہے اور جو اپنی جہالت اور اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر اپنے دین و ایمان کو چند پیسوں کے معاوضے میں نہایت آسانی کے ساتھ بیچنے پر رضامند ہو جاتے ہیں "محدث" کی پانچ سالہ زندگی کا فائل اٹھا کر دیکھ جایئے غالبًا آپ کو دو ایک مضمون بھی ایسے نہ ملیں گے جو عام مناظرانہ

روش پر لکھے گئے ہوں۔ بلکہ اس کے ہر مضمون میں اعتدال و رواداری کے ساتھ اصلاح و تعمیر کا پہلو نظر آئیگا ایک طرف اگر آپ کو قرآن کی اہمیت اور حدیث کی حجیت پر مضامین ملیں گے تو دوسری طرف آپ دیکھیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت، صحابہ کرامؓ کی زندگی کے ولولہ انگیز واقعات، تاریخ اسلامی کے عبرت خیز حالات بھی ہونگے۔ جہاں اس میں عورتوں کی اصلاح و خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، وہاں بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اقتصادیات و معاشیات پر بھی مضامین شائع کئے گئے ہیں اور کہیں کہیں سیاسیات پر بھی حسب ضرورت و مناسب حال نہایت لطیف چھینٹے نظر آئیں گے۔

یہ سب کچھ اس خدائے وحدہٗ لاشریک، مالک علل و اسباب کی کرمفرمائیوں کا نتیجہ ہے، جس نے اپنے ایک نیک دل بندے کی ہمتوں اور اولوالعزمیوں کو اتنی توفیق دے رکھی ہے کہ وہ اپنی دولت اللہ کے دین کی سربلندی، غرباپروری اور علم دوستی میں دن رات پانی کی طرح بہا رہا ہے۔ رسالہ محدث کا مالک وہ دولتمند نہیں جو دولت کی تجوریوں پر سانپ کی طرح لپٹا رہتا ہو، یا شیطان لعین کا بھائی بنکر دنیا کی عیاشیوں اور رنگ رلیوں میں اپنی دولت کا ستیاناس کر رہا ہو۔ یا مسلمانوں کو آپس میں لڑوا کر تفرقہ بازیوں اور فتنہ انگیزیوں کو "مالی جہاد" سمجھتا ہو، یا مغرور و متکبر ہوکر غریبوں اور بیکسوں کو حقارت سے ٹھکرا دیتا ہو۔ بلکہ وہ تو اللہ کے ان مخلص بندوں میں سے ہے جو اپنی دولت، اپنی نہیں بلکہ اللہ کی، اس کے غریب بندوں کی، اسلام کی اور مسلمانوں کی سمجھتا ہے جو اپنے مدرسہ میں پڑھنے والے غریب طالب علموں کی خدمت اپنا اعزاز سمجھتا ہے۔ آج کون ایسا رئیس ہے جو عید اور بقرعید کے موقعوں پر جس طرح اپنے گھر والوں کو خوش رکھتا ہو اسی طرح بے کس اور بے وطن طالب علموں پر بھی مٹھیوں میں روپے بھر بھر کر نچھاور کرتا ہو۔ ابھی ابھی بقرعید اور محرم کا عاشورا گذرا ہے جس میں ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے کہ عید کے دن غریب پردیسیوں کے لئے جہاں مختلف قسم کی مٹھائیاں اور فروٹ، باقرخانیاں اور دنبے کا گوشت کھانے کیلئے تھا وہاں مہتمم صاحب مدرسہ (مدظلہ العالی) کا دامن نقد روپیوں سے بھی بوجھل ہو رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر میں وہ سب کا سب وہیں تقسیم ہوگیا۔ جس میں صرف طالب علم ہی نہیں بلکہ مدرسہ کا پورا اسٹاف شریک تھا۔ اسی طرح محرم کی دسویں تاریخ کو تمام مدرسین و طلبہ نے سنت کے مطابق روزے رکھے تو شام کو افطاری و کھانے کیلئے مہتمم صاحب کے گھر پر پرتکلف اہتمام کیا گیا۔ امتحانات میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنیوالوں تقریروں اور تحریروں میں بہترین مشق پیدا کرنیوالوں پر انعامات کی جو بارش ہوتی ہے اسکو تو پوچھئے ہی نہیں۔

اسی عالی ہمت اور بلند حوصلہ مرد خدا کی فیاضی کا ثمرہ ہے کہ ایک عظیم الشان درسگاہ کے ہزاروں روپے سالانہ کے مستقل خرچ کا تنہا کفیل ہونے کے باوجود، یہ مذہبی و اصلاحی ماہنامہ صرف ۴ر میں آپ کے پاس بھیجا جاتا ہے اور اب کی دفعہ تو غیر معمولی ضخامت کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے بعض حصوں کے فوٹو بھی شائع کئے جا رہے ہیں

حبس کے بلاک وغیرہ کی تیاری میں سینکڑوں روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ پس ناشکری ہوگی اگر ہم اس بلند مرتبت شخصیت کی خدمت میں اپنے ناظرین کی طرف سے ہدیہ تبریک و تحسین نہ پیش کریں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمر نوحؑ اور عزم محمدؐ عطا فرمائے۔ ان کو خلوص و نیک نیتی کے ساتھ اپنے دین کی خدمات کی مزید توفیق بخشے اور ان کا یہ دینی کوثر تشنگانِ حق کو ہمیشہ سیراب وشاد کام کرتا رہے۔ امین الٰہ الحق امین۔

---

محدث کی چھٹی جلد کا یہ پہلا نمبر ہے جو ہم اپنے قلمی معاونین کی کرمفرمائیوں کی بدولت غیر معمولی طور پر شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اکثر مضامین مدرسہ رحمانیہ کے طلبہ کے ہیں لیکن بعض مضامین جو بیرونی اہل علم واہل قلم حضرات کا عطیہ ہیں، ہم ان کی اس ذرہ نوازی کے بے حد ممنون ہیں۔ خصوصاً حضرت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاذ تفسیر جامعہ ملیہ دہلی۔ مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری۔ مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری، مولانا عبیدالرحمٰن صاحب عاقل رحمانی پروفیسر جامعہ دارالسلام عمرآباد۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اڈیٹر رسالہ طبیب نسواں دہلی کے جنھوں نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور اپنے علمی مشاغل کی کثرت کے باوجود محدث کیلئے خامہ فرسائی کی زحمت گوارا فرمائی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

---

مضامین کی ترتیب میں اہل قلم حضرات کے علمی مراتب کا نہیں، بلکہ اپنی پالیسی کے اعتبار سے ان کی نوعیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اپنی علمی بے بضاعتی اور خصوصاً صحافتی میدان میں ناتجربہ کاری کے باعث مجھے یقین ہے کہ میں اس میں کامیاب نہ ہوا ہونگا۔ لیکن اپنے دوسرے مشاغل کے ساتھ ساتھ میں اپنی لیاقت و سمجھ کے مطابق جو کچھ کر سکا ہوں وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ میں خوش ہونگا اگر اہل علم حضرات ہمدردانہ اور دوستانہ طور پر مجھے میری غلطیوں پر متنبہ کرینگے۔ اور ان نیک مشوروں کی قدر کرونگا جو محبت و خیرخواہی کے ساتھ مجھے دیے جائیں گے۔

---

اس میں شک نہیں کہ طلبہ کے بعض مضامین تنقیح و تہذیب کے محتاج ہیں لیکن کچھ تو اپنی مصروفیتوں کے باعث اور کچھ اسلئے بھی اصلاح و ترمیم کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی کہ اس حیثیت سے بھی آپ کو مدرسہ رحمانیہ کے طلبہ کی لیاقت و قابلیت کا اندازہ کرنے کا موقع مل سکے اور آپ معلوم کر سکیں کہ عام مدارس عربیہ کے خلاف مدرسہ رحمانیہ کے طلبہ کتابی استعداد کے ساتھ ساتھ، تحریری مشق کی طرف بھی کس قدر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ پس اس سلسلے میں اتنا ضرور عرض کرونگا کہ ان مضامین کے پڑھتے وقت یہ تخیل اپنے سامنے رکھئے کہ یہ ان طلبہ کی ذاتی فکر و کاوش کا نتیجہ ہے جو دن رات اپنے درس کی ٹھوس اور مشکل کتابوں ہی کے تکرار و مطالعہ میں اپنے دماغ کو تھکا چکے ہوتے ہیں پھر عربیت کی مشق بھی کرنی ہوتی ہے۔ نیز ہفتہ واری اجلاس میں تقریروں اور مناظروں کیلئے بھی تیاری کرنی پڑتی ہے پس اس حقیقت کے پیش نظر اگر آپ ان مضامین پر غور کرینگے تو مجھے امید ہے کہ انکو امید افزا اور لائق تحسین پائینگے